مولانا عزیز زبیدی
واربرٹن شیخوپورہ

قسط نمبر ٦

الهدية الثمينة للمرأة المسلمة

خاتونِ مسلم کیلئے قیمتی ہدیہ!

ح ١٩ :

"إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ فَقَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ" (بخاری ومسلم عن عقبة ابن عامر) يقول الليث بن سعد: الحمو اخو الزوج وما اشبهه من اقارب الزوج ابن العم ونحوه. مسلم - زبيدى)

فرمایا: (تنہائی میں نامحرم عورتوں کے ہاں جانے سے) بچو۔ ایک (انصاری) شخص نے پوچھا "اے اللہ کے رسول! دیور کے متعلق کیا ارشاد ہے؟" فرمایا "وہ تو موت ہے!"

الحمو:

الحمو سے مراد دیور، بھتیجے، چچا زاد بھائی ہیں۔ یعنی شوہر کے وہ رشتہ دار جو نامحرم ہیں اور جن کے ساتھ اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔

دنیا دو انتہاؤں کی طرف چلی گئی ہے، اختلاط ہے تو بے قابو، یوں جیسے جوڑا جوڑا، اپنا پرایا، کچھ تمیز نہیں، کچھ پتہ نہیں ______ خلوت ہے تو یوں جیسے الاٹ کی گئی ہو، حکومت کی طرف سے، حکام کی جانب سے، سرپرستوں کی جناب سے، بالکل بے دھڑک، ان جھک!

اسلام نے نامحرموں میں مرد و زن کی ہر نوع کے اختلاط سے منع کیا ہے۔ بازاروں میں ہو یا مسجدوں میں، کالجوں میں ہو یا ہوٹلوں میں، خلوت میں ہو یا جلوت میں، سیاسی میدان میں ہو یا مسرت کے جلسوں میں، تعلیم گاہوں میں ہو یا عبادت گاہوں میں ____ بالخصوص نامحرم رشتہ داروں سے خلوتوں کی سہولتوں

کا یسر آنا شیطان کی مراد بر آنے کیلئے تیر بہدف نسخہ ہے۔ تجربات آپ کے سامنے ہیں ـــــ اس لئے فرمایا:
رہے دیور یا اس جیسے اقرباء سے بے قابو ملاقاتوں کا سلسلہ، سو وہ جلتی پہ تیل کا کام دینے والی بات ہے ـــــ اسلام نے توجوان بہن بھائیوں کی خواب گاہوں کو بھی جدا کرنے پر اصرار کیا ہے، دوسروں کیلئے اس ذلیل وسیع النظری کی وہ کیسے حوصلہ افزائی کر سکتا ہے؟ ـــــ لیکن افسوس، آجکل اس باب میں خود مسلمانوں نے اپنی روایتی غیرت اور احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے۔ سالی آدھ گھر والی، بھاوج، شوہر کے بھائی کیلئے، بے تکلفی کی سوغات، چچا زاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ بہت ہی شرمناک تلمیحات اور بدنیت ہمزاد ہیں۔ اور رکھ رکھاؤ، منہ ملاحظہ اور رشتہ دارانہ تکلفات، رسومات اور سہولتوں کے ہاتھوں پٹ گئے ہیں اور پٹ رہے ہیں، مقام شرم ہے!

ح ۲۰:

"اَلْحَرَائِرُ صَلَاحُ الْبَيْتِ وَالْإِمَاءُ فَسَادُهُ" (فساد البیت) (دیلمی) عن ابی ھریرۃ بسند ضعیف (ز)

"آزاد عورتیں گھر کا سنگار ہیں اور لونڈیاں گھر کا بگاڑ!"

حرّہ:

وہ شخص جو غلام نہ ہو، معزز ہو، اونچی نسل اور شریف خاندان کا فرد ہو، متوازن مزاج اور کردار کا حامل ہو، حرص و آز اور لالچ سے اونچا، طبیعت نفاق اور بدعملی سے بلند ہو۔

اَمَۃ:

لونڈی، باندی کو امۃ کہتے ہیں۔ یہاں اس سے مراد ہر وہ غیر عورت ہے جو بیوی کے علاوہ گھر میں خادمہ کے طور پر رکھی جاتی ہے۔

یعنی شریف زادیاں اور آزاد بیویاں گھر کو گھر بناتی ہیں، ہر جہت اور ہر پہلو سے وہ گھر کی تطہیر اور استحکام کا فکر کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ خود اس میں حصہ دار ہوتی ہیں اور ان کا اپنا مستقبل اس سے وابستہ ہوتا ہے۔ وہ اس برتن میں چھید نہیں کر سکتیں جس میں ان کو خود کھانا پینا ہوتا ہے۔ اور وہ گھر کا کبھی برا نہیں چاہیں گی۔ ویسے ایک "حرہ" جو نظر تاً احساس کمتری سے پاک، حرص و آز جیسی بھوک سے آزاد اور اپنے آپ کو جنس بازار سے اونچا تصور کرتی ہیں، وہ متوازن زندگی، باغیرت، باحیا اور خوداعتمادی کے جوہر اور شرف سے مالا مال ہوتی ہیں، ان کے دم قدم سے گھر کی کیا ری بھی بہشت کا نمونہ ہوتی ہے۔

خادمہ اور لونڈی، ان میں گو کچھ قابل ذکر خواتین بھی ہوتی ہیں، تاہم مجموعی لحاظ سے عموماً گھر کے کام کاج

ہیں جتنا ہاتھ بٹاتی ہیں، اس سے کہیں زیادہ گھر ہی بانٹ لیتی ہیں۔ جہاں گھر کا بوجھ ہلکا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں، وہاں ناقابلِ برداشت بوجھ بھی بن جاتی ہیں۔ اگر گھر کو کوڑے سے صاف رکھتی ہیں تو معنوی گندگی سے پورے گھر کو متعفن کر ڈالتی ہیں۔ دکھ درد میں جہاں سہارا ثابت ہوتی ہیں، وہاں درد لادوا بھی بنتی دیکھی گئی ہیں۔ دیکھنے میں خادمہ نظر آتی ہیں لیکن باطن میں "مخدومہ" ہوتی ہیں۔ گھر کی ملکہ، ملکہ ہو کر بے بس ہو جاتی ہے اور یہ بے بس ہو کر سب کے کس بل نکال کر رکھ دیتی ہیں۔ راجاؤں کے دلوں پر راج کرتی ہیں اور ہنستے بستے گھر اجاڑ کر اپنے طاغوت کے ایوان تعمیر کرکے اپنا لوہا منوا لیتی ہیں ــــ جس گھر کو بنانے کیلئے ان کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں، اسے یوں ویران کر ڈالتی ہیں جیسے یہ کوئی "الو" ہوں ــــ یہ روایت گو محلِ نظر ہے تاہم تجربات اور حالات اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور گو یہ خارجی شواہد اور متابعات ہیں تاہم بات کی اصابت کی حد تک روایت سے دل مانوس ہو گیا ہے، واللہ اعلم!

بات صرف لونڈی کی نہیں، عورت کوئی ہو، جب بھی وہ کسی گھر کو اپنی ہوس کیلئے ٹارگٹ اور ہدف بناتی ہے، وہاں بھی یہی کچھ ہوتا ہے لیکن بالعرض ہوتا ہے۔ جبکہ خادمائیں اور باندیاں اس ہلاکت خیزی کیلئے بالخاصہ ضرر رکھتی ہیں۔ اس لئے بالخصوص ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

گو شرعی لونڈیاں حلال ہوتی ہیں تاہم عائلی فضا کیلئے ان کا وجود کچھ بابرکت کم ہی ثابت ہوا ہے۔ حرائر اور شریف بیویوں کیلئے ان کا وجود عموماً فالِ بد ہی رہا ہے۔ یہی حال موجودہ خادماؤں اور کارکن عورتوں کا ہے کہ آپ ان شریف زادیوں کے شوہروں کو "اغواکنندہ" ہی کہہ سکتے ہیں۔

موجودہ دور نے یہ مسئلہ اب اور بڑھا دیا ہے۔ اب بات صرف خادمہ اور لونڈیوں کی نہیں رہی بلکہ نوکروں تک یہ فتنہ دراز ہو گیا ہے۔ مگر صرف اس فرق کے ساتھ کہ پہلے نوکرانیوں اور لونڈیوں کے ہاتھوں "شریف بیویوں" کی زندگیاں اجیرن تھیں، اب نوکر چاکر بھی ان آزاد گھروں کیلئے ایک پرابلم بن گئے ہیں جن کو گھر سے زیادہ باہر کے شکار زیادہ راس آتے ہیں اور جنہیں گھر سے باہر کی راتیں زیادہ پرسکون لگتی ہیں۔ ہم نے بیشتر ایسے گھروں کے جو قصے سنے ہیں وہ انتہائی شرمناک اور عبرت آموز بھی ہیں۔ بہرحال مرد و زن کا اختلاط بالخصوص خلوت کی حد تک انتہائی مہلک ہے۔ جو لوگ پردہ اور پرہیز جیسی شرعی تلقینات پر یقین نہیں رکھتے، ان کی داستانیں پورے کنبہ کو ایک افسانہ بنا ڈالتی ہیں ــــ کاش، دنیا اب بھی ہوش میں آجائے!

لونڈیاں ہوں یا غلام، نوکر ہوں یا نوکرانیاں، ان کے دم قدم سے یہ فتنے اس لئے زندہ اور تابندہ ہوتے ہیں کہ ان کیلئے ایک دوسرے تک رسائی اور تنہائی کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔ چنانچہ پھر وہی ہوتا ہے جو شیطان کو منظور ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی صاحب دیانتداری کے ساتھ اس فتنہ کی چور راہوں کو سمجھنے اور ان سے بچنے کی کوشش کریں تو ان عبرتناک داستانوں کے مطالعہ سے ان کو خصوصی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے باوجود کوئی اپنے شرمناک حالات پر قانع ہے تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ بزدل، کمینہ یا اندھا ہے یا بے غیرت!

(جاری ہے)